سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

پی۔ پی۔ عبداللہ و دیگر

بنام

مسابقتی اتھارٹی اور دیگران

14/دسمبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

اسمگلر اور زرِ مبادلہ کے دھوکہ بازوں (جائیداد کی ضبطی) کا قانون، 1976 - دفعہ 6(1) اور 7 (1)-نوٹس اور اس کے نتیجے میں جائیداد کی ضبطی-ملکیت: ضبطی غیر قانونی تھی- کیونکہ اتھارٹی کی طرف سے تحریری طور پر درج کردہ کچھ بھی نہیں ہے جو ضبط کی جانے والی جائیداد اور مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر حاصل کردہ رقم کے درمیان اس طرح کا تعلق یا گٹھ جوڑ قائم کرتا ہے۔

قوانین کی تشریح۔ضبطی سے متعلق دفعات کی تشریح۔قرار دیا گیا: چونکہ ضبطی کا حکم سخت نوعیت کا ہوتا ہے، اس لیے اس کی دفعات کی سختی سے تعبیر ضروری ہے اور قانون کی مکمل پیروی لازمی ہے۔

اپیل کنندہ کے خلاف اسمگلر اور زرِ مبادلہ کے دھوکہ بازوں (جائیداد کی ضبطی) کا قانون، 1976 کی دفعہ 6(1) کے تحت اس کی جائیداد کو ضبط کرنے کے لیے نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس کے ذریعے خریدی گئی جائیداد اور اس پر تعمیر شدہ عمارت ایکٹ کی دفعات کو راغب کرتی ہے۔نتیجتاً، متعلقہ اتھارٹی نے حکومت بھارت کو جائیداد ضبط کرنے کا حکم دیا۔اپیلٹ اتھارٹی نے متعلقہ اتھارٹی کے حکم کو برقرار رکھا۔اپیل کنندہ نے اپیلٹ حکام کے احکامات کو چیلنج کیا، جس کی اجازت عدالت عالیہ کے واحد جج نے دی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ ضبط کے احکامات کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے مجاز اتھارٹی کی طرف سے اس کے خلاف اپیل کی منظوری دی تھی۔لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ 1:۔اسمگلر اور زرِمبادلہ کے دھوکہ بازوں (جائیداد کی ضبطی کا قانون،1976) کی دفعہ 6 (1) میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مجاز اتھارٹی پر یقین کرنے کی وجہ تحریری طور پر درج کی جانی چاہیے۔جوابی حلف نامے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دفعہ 6(1) کے تحت نوٹس میں وجوہات تحریری طور پر درج کی گئی تھیں۔یہ کافی نہیں ہے، جب بھی قانون میں وجوہات کو تحریری طور پر درج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو جواب دہندگان پر یہ لازمی ہوتا ہے کہ وہ مذکورہ وجوہات کو عدالت کے سامنے پیش کریں تاکہ اس کی جانچ پڑتال کی جا سکے تاکہ اس بات کی تصدیق کی جا سکے کہ آیا وہ متعلقہ اور جرمن ہیں یا نہیں۔یہ یا تو جوابی حلف نامے کے ساتھ وجوہات کی کاپی منسلک کرکے یا جوابی حلف نامے میں کہیں وجوہات کا حوالہ دے کر کیا جا سکتا ہے۔متبادل طور پر، اگر نوٹس میں خود یقین کی وجہ موجود ہے، تو اس نوٹس کو جوابی حلف نامے کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہے یا اس میں حوالہ دیا جا سکتا ہے۔دفعہ 6(1) کے تحت نوٹس میں یہ الزام نہیں لگایا گیا ہے کہ ضبط کی جانے والی جائیداد اور اپیل کنندہ کی مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی رقم کے درمیان ایسا کوئی تعلق یا گٹھ جوڑ ہے۔مذکورہ نوٹس کو غیر قانونی قرار دیا جانا چاہیے۔نتیجتاً، مذکورہ نوٹس کی پیروی میں منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔(1986-سی-ای؛986جی-ایچ؛987-اے-بی)

فاطمہ محمد امینہ (متوفیہ) بذریعہ قانونی نمائندوں بنام یونین آف انڈیا و دیگر (2003) 7ایس سی سی 436 کے ذریعے انحصار کیا۔

2۔ ضبطی کا حکم ایک بہت سخت حکم ہے اور لہذا ضبطی کے التزام کو سختی سے سمجھنا پڑتا ہے، اور قانون کی سختی سے تعمیل کی جانی چاہیے، بصورت دیگر حکم غیر قانونی ہو جاتا ہے۔موجودہ معاملے میں نوٹس کے مندرجات، چاہے فیس ویلیو پر لیے گئے ہوں، اپیل کنندہ کے خلاف اعتراض شدہ کارروائی کی ضمانت دینے والی کوئی کافی وجہ ظاہر نہیں کرتے ہیں کیونکہ ایکٹ کے تحت طاقت کے استعمال کی شرط موجود نہیں تھی۔(986-ای-جی)

فوجداری اپیل کا عدالتی فیصلہ : 2006 کی فوجداری اپیل نمبر 1318۔

ایرناکولم میں کیرالہ عدالت عالیہ کے آخری فیصلے اور حکم سے ڈبلیو۔اے۔نمبر۔1541 / 2005۔

اپیل کنندہ کے لیے سی۔کے۔ساسی۔

جواب دہندگان کے لیے موہن پرساران، اے ایس جی، بی بی آہوجا، سہد یو سنگھ، ٹی اے خان اور بی بنام بلرام داس۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس مارکنڈی کاٹجو، اجازت دے دی گئی۔

یہ اپیل 2005 کے ڈبلیو اے نمبر 1541 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

فریقین کے لیے فاضل ج کو سنے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

اس مقدمے کے حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ کو کسٹمز ایکٹ 1962 کے تحت اس وقت مجرم قرار دیا گیا جب اس کے قبضے سے 700 سونے کی غیر ملکی اینٹیں (bars) برآمد کی گئیں۔اس کے بعد یہ الزام عائد کیا گیا کہ اپیل کنندہ نے جو جائیدادیں خریدیں اور ان پر جو عمارت تعمیر کی گئی، وہ اسمگلر اور زرِمبادلہ کے دھوکہ بازوں (املاک کی ضبطی) کا قانون 1976 (جسے آئندہ "قانون" کہا جائے گا) کی دفعات کے دائرے میں آتی ہیں۔اس سلسلے میں اپیل کنندہ کو قانون کی دفعہ 6(1) کے تحت نوٹس (Ext. P1) جاری کیا گیا تاکہ اس کی جائیداد ضبط کی جاسکے۔یہ کارروائی Ext. P5 حکم پر ختم ہوئی، جس میں متعلقہ اتھارٹی نے یہ قرار دیا کہ اپیل کنندہ یہ مناسب طور پر ثابت نہیں کرسکا کہ نوٹس میں ذکر کردہ جائیداد اس کی غیر قانونی طور پر حاصل کردہ جائیداد نہیں ہے۔فیصلے میں کہا گیا کہ اپیل کنندہ صرف 26,500 روپے کی حد تک ہی اس جائیداد اور اس پر تعمیر شدہ عمارت کے حصول کا ذریعہ بتاسکا، حالانکہ ان کی کل مالیت 1,36,134 روپے تھی۔چنانچہ، متعلقہ

اتھارٹی نے قانون کی دفعہ 7(1) کے تحت حاصل اختیارات کے مطابق، Ext. P5 کے ذریعے جائیداد کو بغیر کسی بوجھ کے حکومتِ ہند کے حق میں ضبط کرنے کا حکم دیا۔اپیل کنندہ نے اس فیصلے کے خلاف اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے اپیل کی لیکن اس نے بھی Ext. P6 کے ذریعے اتھارٹی کے فیصلے کو برقرار رکھا۔اپیل کنندہ نے بعدازاں Ext. P5 اور P6 کے احکامات کو O.P. نمبر 27488 / 2000 کے تحت چیلنج کیا،جس پر ہائی کورٹ کے سنگل جج نے سپریم کورٹ کے فیصلے فاطمہ محمد امینہ (مرحومہ) بنام یونین آف انڈیا و دیگر، رپورٹ شدہ :(2003) 7ایس سی آر436) پر انحصار کرتے ہوئے اپیل کو منظور کرلیا۔فیصلہ دیا گیا کہ چونکہ ضبط کی جانے والی جائیداد اور زیرحراست شخص کی غیر قانونی کمائی کے درمیان کسی قسم کا واضح تعلق یا ربط ظاہر نہیں کیا گیا،اس لیے ضبطی کے احکامات کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

فاضل واحد جج کے مذکورہ فیصلے کے خلاف مجاز اتھارٹی اور یونین آف بھارت نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے سامنے اپیل دائر کی جسے متنازعہ فیصلے سے منظوری مل گئی،لہذا یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ایکٹ کے دفعہ 6(1) کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے جس میں کہا گیا ہے :

”اگر کسی ایسے شخص کے پاس موجود جائیدادوں کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے جس پر یہ ایکٹ لاگو ہوتا ہے، یا تو خود یا اس کی طرف سے کسی دوسرے شخص کے ذریعے،اس کی آمدنی کے معلوم ذرائع، کمائی یا اثاثے،اور دفعہ 18 کے تحت یا دوسری صورت میں کی گئی کارروائی کے نتیجے میں اس کے پاس دستیاب کوئی دوسری معلومات یا مواد،مجاز اتھارٹی کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ (اس طرح کے عقیدے کی وجوہات تحریری طور پر درج کی جائیں) کہ ایسی تمام یا کوئی بھی جائیداد غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی جائیداد ہے،تو وہ ایسے شخص (جسے اس کے بعد متاثرہ شخص کہا جائے گا) کو اس وقت کے اندر نوٹس دے سکتا ہے جو نوٹس میں بیان کیا گیا ہو۔اس کی آمدنی، آمدنی یا اثاثوں کے ذرائع،جن میں سے یا جس کے ذریعے اس نے ایسی جائیداد حاصل کی ہے، وہ ثبوت جس پر وہ انحصار کرتا ہے اور دیگر متعلقہ معلومات اور تفصیلات ظاہر کرنے کے لیے عام طور پر تیس دن سے کم نہیں ہوگا،اور یہ وجہ ظاہر کرنے کے لیے

کہ ایسی تمام یا کسی بھی جائیداد کو، جیسا بھی معاملہ ہو، غیر قانونی طور پر حاصل کردہ جائیداد قرار کیوں نہیں دیا جانا چاہیے اور اس ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت کو ضبط کیوں نہیں کیا جانا چاہیے۔

فاضل وکیل نے پیش کیا کہ دفعہ سی 6(1) میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مجاز اتھارٹی پر یقین کرنے کی وجہ تحریری طور پر درج کی جانی چاہیے۔ جوابی حلف نامے میں پیراگراف 8 میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دفعہ 6 (1) کے تحت نوٹس میں وجوہات تحریری طور پر درج کی گئی تھیں۔ ہماری رائے میں یہ کافی نہیں ہے۔ جب بھی قانون میں وجوہات کو تحریری طور پر درج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو ہماری رائے میں یہ جواب دہندگان پر لازمی ہے کہ وہ مذکورہ وجوہات کو عدالت کے سامنے پیش کریں تاکہ اس کی جانچ پڑتال کی جاسکے تاکہ اس بات کی تصدیق کی جاسکے کہ آیا وہ متعلقہ ہیں یا نہیں۔ یہ یا تو جوابی حلف نامے کے ساتھ وجوہات کی کاپی منسلک کر کے یا جوابی حلف نامے میں کہیں وجوہات کا حوالہ دے کر کیا جاسکتا ہے۔ متبادل طور پر، اگر نوٹس میں خود یقین کی وجہ موجود ہے، تو اس نوٹس کو جوابی حلف نامے کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے یا اس میں حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ تاہم، یہ سب اس معاملے میں نہیں کیا گیا ہے۔

یہ بتانا ضروری ہے کہ ضبطی کا حکم ایک بہت سخت حکم ہے اور لہٰذا ضبطی کے التزام کو سختی سے سمجھا جانا چاہیے، اور قانون کی سختی سے تعمیل کی جانی چاہیے، بصورت دیگر حکم غیر قانونی ہو جاتا ہے۔

ہماری رائے میں، اس مقدمے کے حقائق عدالت عظمیٰ کے فیصلے" فاطمہ محمد امینہ (مرحومہ) بذریعہ قانونی ورثاء بنام یونین آف انڈیا و دیگر (مذکورہ بالا)" کے تحت آتے ہیں۔ موجودہ مقدمے میں، نوٹس کے مندرجات کو اگر بظاہر درست بھی مان لیا جائے، تب بھی ان میں اپیل کنندہ کے خلاف کارروائی کے لیے کوئی معقول وجہ ظاہر نہیں کی گئی، کیونکہ ہماری رائے میں، اس قانون کے تحت اختیارات استعمال کرنے کے لیے درکار بنیادی شرط موجود ہی نہیں تھی۔ لہٰذا، متنازع احکامات کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

موجودہ مقدمے میں، 15.3.1988 کو اپیل کنندہ کے خلاف جونوٹس قانون کی دفعہ 6(1) کے تحت جاری کیا گیا (جس کی نقل اس اپیل کے ساتھ بطور ضمیمہ PI منسلک ہے)، اس میں کہیں بھی یہ الزام عائد نہیں کیا گیا کہ جس جائیداد کو ضبط کیا جا رہا ہے اور اپیل کنندہ کی مبینہ غیر قانونی کمائی کے درمیان کوئی تعلق یا ربط موجود ہے۔

لہٰذا، سپریم کورٹ کے فیصلے" فاطمہ محمد امینہ" کیس کی روشنی میں، مورخہ 15.3.1988 کا نوٹس غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ، اس نوٹس کی بنیاد پر جاری کردہ حکم کو باطل اور غیر موثر قرار دیا جاتا ہے۔ نتیجتاً، اپیل منظور کی جاتی ہے اور عدالت عالیہ اور متعلقہ اتھارٹیوں کے متنازع احکامات منسوخ کیے جاتے ہیں۔ فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

کے۔کے۔ٹی۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document